يمحق الله الباطل ويحق الحق بكلماته

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب از تالیفات

جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب مدرس کلکتہ [illegible]

المسمیٰ بہ

دفع الاغالیط

فی

تحقیق الفارقلیط

بفرمان عالیجناب معلی القاب صاحب المجد والفاخر جناب

نواب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ دامت حشمتہ

در مطبع [illegible] طبع شد

یعنی پریک لیطاس بلکہ اس لفظ کا نام لیا تھا اوس لفظ سے جیسا کہ زبان یونانی اور ہماری تواریخ انجیلی میں ہے
معنی ہیں پریکلیوطاس جسکے معنی تشفی دہندہ کے نہیں بلکہ محمود یا ممتاز کے ہیں جو عربی میں لفظ محمد کے معنی ہیں
اور عیسائیوں کے انجیل میں ابتداء میں منجملہ ان دونوں لفظوں کے دوسرا ہی لفظ تھا مگر پیچھے چھپانے کے لیے
وہ تحریف کر دیا گیا اور عیسائی اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ اونکی کتب موجودہ حال میں تحریف یقینی
ہیں یا اختلاف قرأت ہیں اور وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ اس عبارت کے چھپانے کے لئے اونکا تحریریں
دستی غارت کر دی گئیں تحریرات دستی کی غارت ہو جانیکا انکار نہیں ہو سکتا اور یہہ وہ بات ہے جسکے
نسبت جواب با صواب دینا مشکل ہے اور قدیمی کتابوں کے نسبت تو یہہ ہے کہ جتنی صدیاں قبل کی
ایک بھی موجود نہیں ہے اور گاڈفری ہگنس کا یہہ قول سچا ہے کہ مسلمانوں کے دلیل کی بابت ترجمہ لفظ
پریکلیوطاس بجای پریک لیطاس کے بڑی مدد اوسطور کے وجہ سے ملتی ہے جو سینٹ جروم نے
انجیل کا ترجمہ لاطنی زبان میں کرنیکی اندر اختیار کیا تھا جسمیں بجائی لفظ پریکلیوطاس کے پریکلیطاس
لکھدیا تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس کتاب میں جس سے کہ سینٹ جروم نے ترجمہ کیا تھا لفظ
پریکلیوطاس تھا نہ پریک لیطاس اسوجہ سے مسلمانوں کے اوس بیان کو مدد ملتی ہے جو پیرا اسنے
تحریرات دستی کے غارت ہونیکی بابمیں وہ کرتے ہیں اور اوسی گاڈفری ہگنس کا یہہ قول ہے
برنابا کے انجیل کے بابت سیل صاحب اپنی ترجمہ قرآن کے دیباچہ صفحہ ۹۸ میں کہتے ہیں یہ کتاب
مسلمانوں کا اصلی جعل نہیں معلوم ہوتا گو اونہوں نے بیشک اوسمیں اپنی کاربرآری کے لئے اضافہ اور تغیر کر دیا اور خاصکر
بعوض پریکلیطاس یا تشفی دہندہ کی اونہوں نے اس مشکوک صحیفہ میں لفظ پریکلیوطاس کر دیا ہے جسکے معنے ممتاز یا
احمد کے ہیں اور اوسی سے اونکو دعوی ہے کہ ہماری پیغمبر کے نام کے پیشینگوئی کی گئی ہے کیونکہ عربی میں محمد کی معنے ہیں
اور اسکو وہ قرآن کے اوس عبارت کی تصدیق میں کہتے ہیں جہاں کہ عیسی مسیح نے پیشینگوئی کی ہے کہ ایک نبی جسکا نام
احمد ہے آویگی جو اوسی مصدر سے نکلا ہے جس سے محمد مشتق ہے اور وہ معنی کہتا ہے یہ تسلیم کرنا ضروری لفظ

یعنی مسلمانوں کی ۱۲

اسکا جواب بیدار ... دانا ... ۱۲ منہ

یعنی مسلمانوں

ذکر جیسا کہ بشپ مارش نے کیا ہی واقعی یہ ایسا تجربہ ہی کی استعمال کیا تھا سوا اوسکے جو کچھ بہت کہ ہمارا
ہمکو معلوم ہوتا ہی جیسا کہ عالم حجت کی نہایت بیان کیا ہی جو حقانی ہیں انکے ساتھ لفظ مذکور کو پیرکلوطوس
خیال کرتی اور مقید جانتا ہی یعنی جو تمہید عیسائی پیرکلیطاس لیتی کا بالمعنی لکھا ہوا نکلتا کا اسپائرون کے
بی عیسائی ہمارے نہین کہتی کہ پیرکلیطاس بجای لفظ زبان کالدی کی حرف یوڈ یعنی ی کو جو کل حروف
کسر کی ہی یا حرف ایتا کو کیا ہمرو دو معروف کے برابر ہی حرف یونانی کی جو لیکن ف یوڈ
حروف تہجی زبان کالدیہ کا دسوان حرف ہی اور شمار میں اسکی اعداد دس ہیں پس اگر لفظ مذکور ایک
زبان سے دوسری میں لایا جاوے تو ادسی یوٹا حرف سے بدلنا چاہئے جو دس کے معنے میں آیا ہی اور جو ابتدا
میں حروف تہجی میں دسوان تھا ان قولوں کے علاوہ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر عیسی کا استعمال کیا
ہو لفظ فارقلیط تھا اور یہ کہ اس لفظ کی معنی ستودہ کی ہین جیسا کہ سیل صاحب کا قول ہی تو
اوسکا ترجمہ اس لفظ یونانی پیرکلیطاس میں غلطی ہی اور لفظ مذکور اوس لفظ سے بدل کرنا چاہئے جو
ستودہ ہی کی معنے رکھتا ہو اور جب واقع میں یہ لفظ پیریکلیطاس ہونا چاہئے مگر اسکا ترجمہ فارقلیط کا معنے
میں لیکر نکرنا چاہئے بلکہ اسم صفت کے طور پر کرنا چاہئے چنانچہ اہل اسلام یعنی احمد کے لیتی ہیں اگر یہ
لفظ عیسی کا استعمال کیا ہوا زبان کالدیہ یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے تو یہی پائی جانی چاہئے اوسکی
معنی اون زبانون میں بھی اگر وہ کالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے مشتق ہو تو اوسکی وہ معنی چاہئے
جو عربی مصدر کے ہیں اور تب اوسکی معنی ستودہ یا شخص ممتاز کی ہونگی اگر ناظرین غور کرینگی تو معلوم کرلینگی
کہ لفظ کلیوطاس کو ہومر اور ہسیئڈ دونون نے بجای ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہی اسیطرح جیسی یہ دلائل اہل
اسلام کی دلیل اس سلیقہ کی ساتھ ہے کہ اگر اونکو غلطی پر معقول کیا جاوے تو عجب نہیں کہ بہت مشکل ہے یہ
اونکی بات ہی مگر اونکی دلیل کے ترجمہ میری نظر سے نہیں گذری اور ہی گاڈفری ہگنس صاحب نے
لکھی ہین مگر مجھکو اس مشہور لفظ فارقلیط کی نسبت کچھ اور بھی کہنا ہی اسکو بشپ مارش

نی جسکے قولکو عیسایی صادق جانتی ہیں ایک مسلمان کی منتخب کی ہوی دلیل میں تسلیم کرلیا ہی کہ وہ لفظ عبرانی یا خالدیہ
یا عربی ہی اگر یونانی نہیں ان باتوں میں سی ایک کو یا دو کو محمد صلعم ضرور بولتی ہونگی یا اونکی درجہ یہہ کہ سمجھتی ہونگے
اور یہہ یقین کرنیکی کوی وجہہ نہیں کہ لفظ مذکور کی یونانی ترجمہ کی نسبت آپکو کچھہ بحث ہوی ہے کیونکہ
عیسے کی کلام کی یونانی ترجموں سی عرب کی لوگوں کو کیا غرض تھی عرب میں اون ترجموں کا کیا کام تھا اون
لوگونکو کیا فائدہ ہو پہنچا سکتے تھی جو اونکا ایک لفظ بھی نہ سمجھہ سکتی تھی جسکو عیسے بولتی تھی آپنے لفظ کو
اوسطرح لیا ہوگا جیسے منقول چلا آتا تھا جیسا کہ سیل صاحب نی اوسکو لکھا ہے جسکے معنی ستودہ کی ہیں اور اس زمانہ
غالبا آپنے کبھی دریافت نہیں کیا سو یہہ خیال کرنا کیسا بیہودہ ہی کہ اپنی خاص زمانہ کی ایک لفظ کی معنی کے تشریح
غیر زمانہ میں ڈھونڈھتی آپنے لفظ مذکور کو مثل دو سو برس قرون اوس زمانہ کے تشخص النسانی پر محمول کیا اور یہہ جاننا
نہیں دیکہ اوسکو ثالث ثلثہ کہیں جیسا کہ اس زمانہ کی عیسایی موحد کہتی ہیں یہہ بھی ممکن ہے کہ آپنی اوسکو
احمد کے معنے میں لیا ہو اور اوسکے نسبت کبھی کچھہ جھگڑا یا شک نہ کیا ہو پس ان سب سے بخوبی ثابت
ہوگیا کہ یہہ فارقلیط اوسی احمد کی قائم مقام ہی جسکو حضرت عیسی علیہ السلام نی پیغمبر اسلام حضرت محمد علیہ
الصلوۃ والسلام کی شان میں بطور پیشگوئی کے فرمایا تھا اب ہم چاہتی ہیں کہ کچھہ یہہ بیان
کریں کہ علماء عیسایہ اس لفظ کی قطع نظر احمد و محمود یا محمد و ممتاز کی اور کون کون معنی بیان کرتے
ہزاروں ترجمے بیبل کی کیا کیا ترجمے کئے ہیں اور اوسکی بعد یہہ دیکہیں کہ وہ سب لفظیں حضرت پیغمبر اسلام
محمد مصطفی احمد مجتبی علیہ الصلوۃ والسلام پر کسی طرح سی مطابقہ یا تعمیما یا التزاما صادق آتی ہیں
یا نہیں پس دیکھئے کہ ڈاکٹر بلس صاحب اپنی کتاب ایالوجی میں لکھتی ہیں کہ لفظ پرکلیطاس کے
معنے پادریوں میں بہت اختلاف ہی چنانچہ مشہور پادری کیلس کہتا ہی کہ انسانی ترجمے
کہ مناسب کہا ہے کہ اسکی معنی حامی کے ہیں تشفی دہندہ کی اور یہہ بھی کہتا ہی میں
تحقیق خیال کرتا ہوں کہ پرکلیطاس یا تو روح القدس کو کہتی ہیں یا معلم یا ملک کو یعنی نازل

یہہ لکہا ہی کہ محمد نے اپنا یہہ نام بعد ہجرت کے مقرر کیا ہے اور قبل اسکی وہ عبد اللہ کہلاتی تہے
انتہی اور لب التواریخ مؤلفہ سکندر فریزر صاحب مترجمہ لوٹیس دی کاستا مطبوعہ ۱۸۶۹ء
مطبع چرچ مشن مقام کلکتہ کی دوسری جلد کی دوسری صفحہ مین لکہا ہے کہ اسّی مسیحی مین شہر مکہ مین محمد کا
تولد ہوا ہر چند کہ وہ اوس خاندان سی نکلا تہا کہ جس سے بہت سی سردار ہوئے تہے اور
قوم قریش سی تہا جو عرب کے ملک مین سب سے عمدہ قوم تہی مگر وہ خود حالت فقر مین پیدا ہوا
اور اوسکی کچھ تعلیم بہی نہ ہوئی تہی محمد کی طبیعت ذاتی بہ نسبت اور ونکی بہت تیز و تند
تہی اوسنی اپنی اتمام قصد کی لئے یون کہا کہ وہ رسالت ربانی رکہتا تہا کہ لوگون کی
نجات کے لئی ایک نیا مذہب مروج کرین یہودیون کے امید سبا تہی کہ ایک مسیح آنیوالا
تہا اور مسیحیونکا اعتقاد بسبب وعدہ ربانی کی کہ ایک تسکین دینی والا آویگا ان دونون
باتون سے محمد نے فائدہ اوٹہایا اور کہا کہ وہ وہی شخص تہا جو کہ ساری عالم کو آرام دینا والا
ہوگا ماسوای اسکی عربونکا ہی ایک قول ایسا رائج تہا جس سے انکی اعانت کری کیونکہ اونمین مشہور تہا
کہ ایسا شخص قبیلہ قریش سے ظاہر ہوگا اور اوسی قوم سی محمد نکلا تہا انتہی مطابق ترجمہ رسالہ جان
ڈیون پورٹ مین لکہا ہی حسب بیان مورخین عیسائی و اہل اسلام جد حضرت محمد اور اونکی اولاد و احفاد
اپنی ملک کے رئیس تہے لیکن بزرگوار عقلمندی اور دیانت دار بہی حکومت کرتی تہے بعد ازان ریاست
نسل جد انحضرت سی ایک اور خاندان قریش کی طرف منتقل ہوگئے قریش اون قومون مین سے
تہی جنہین تمام عرب مین بڑا اقتدار و اختیار حاصل تہا اور اپنی تئین اصل النسل حضرت اسمعیل بن
حضرت ابراہیم سی جانتی تہی اور اوسمین یہ بہی لکہا ہی کہ جب بچپن لڑکی آپکو اپنی ساتہ کہیلنی کو
بلاتی تہی تو آپ اونسی جواب مین فرماتی تہی کہ آدمی اوس امر کے لئے خلق کیا گیا ہی جو اس لہو و لعب
سے بہتر ہی آدمی گاڈفری ہگنس نے مقدمہ ترجمہ ابن طفیل سے اسپنیم کا قول نقل

پڑھنے

حاجت روائی کرتے تھے آخر سال پر اونکے پاس کچھ باقی نہیں رہتا تھا چنانچہ صحیح بخاری میں لکھا ہے
کہ خدا نے زمین کے خزانہ کی کنجیاں اونکی روبرو پیش کیں مگر اونہوں نے منظور نکیا اگرچہ مسلمان
مورخون کے تعریفوں میں طرفداری اور روداری کا شبہ کرنا زیبا ہی تاہم سرسری رائے میں ان
تعریفوں سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے جب کہ ایک اہل عرب آئین یعنی محمد کی تعریف استقدر کیے
ہی جنہی بت پرستی میں تعلیم پائی تھے اور اپنے مذہب سے محض ناواقف تہا تو کم سے کم اخلاق
اونکی متوسط درجہ کی البتہ اچھی ہونگی اور ہرگز ایسے کج خلق اور بدکردار نہ ہونگی جیسا کہ اونکو بعضے
انگریز بیان کرتے ہیں انتہے اور سورہ جمعہ میں لکھا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا
مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ
قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ اور سورہ نحل میں آپکو یہہ حکم ہوا ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور سورہ سبا میں لکھا ہی قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ جان
ڈیون پورٹ صاحب کی رسالہ کی ترجمہ مظاہر حق میں لکھا ہے آنحضرت کو فقط اخلاق حمیدہ
کی تعلیم ہی کافی نہیں کرنی پڑی بلکہ عبادت خدای یکتا بھی قایم کرنے پڑی اسواسطے کہ
تقدیرات الہی سے جنلوگوں میں آپ مبعوث ہوئی تھے وہ ان دونوں باتوں میں
یعنی عبادت خدای یکتا اور اخلاق حمیدہ میں گمراہ تھی اور مدارج النبوۃ میں لکھا ہے واز اسماء
شریف اور کتب متقدمہ المتوکل والمختار ومقیم السنۃ وروح القدس
روح الحق ودرین ست معنی الفارقلیط کہ در انجیل واقع شدہ وگفتہ اند کہ فارقلیط آنکہ
فرق کند میان حق وباطل اور مجمع البحار میں لکھا ہی ان اسمه في الكتب السابقة
فارقليطا اي يفرق بين الحق والباطل انتہے اور امام رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں
ولنذكر الآن بعض ما بشر به عيسى عليه السلام بمقدمه [illegible] عليه السلام

في الانجيل في عدة مواضع اذكرها منها في الاصحاح الرابع عشر من انجيل يوحنا و
انا اطلب لكم الى ابي حتى يمنحكم ويعطيكم الفارقليط حتى يكون معكم الى الابد الفارقليط
هو روح الحق اليقين هذا لفظ الانجيل المنقول الى العربي وذكر في الاصحاح الخامس
عشر هذا اللفظ وانا الفارقليط روح القدس يرسله ابي باسمي ويعلمكم ويمنحكم
بجميع الاشياء وهو يذكركم ما قلت لكم ثم ذكر بعد ذلك بقليل واني قد خبرتكم
بهذا قبل ان يكون حتى اذا كان ذلك تؤمنون وثانيها ذكر في الاصحاح السادس
عشر هكذا ولكن اقول لكم الآن حقا يقينا انطلاقي عنكم خير لكم فان لم انطلق
عنكم الى ابي لم يأتكم الفارقليط وان انطلقت ارسلته اليكم فاذا جاء هو يفند
اهل العالم ويدينهم ويمنحهم ويوقفهم على الخطيئة والبر والدين وثالثها ذكر
بعد ذلك بقليل هكذا ان لي كلاما كثيرا اريد ان اقول لكم ولكن
لا تقدرون على قبوله والاحتمال له ولكن اذا جاء روح الحق اليكم يلهمكم و
يؤيدكم بجميع الحق لانه ليس يتكلم بدعة من تلقاء نفسه هذا ما في الانجيل
فان قيل المراد بفارقليط اذا جاء يرشدهم الى الحق ويعلمهم الشريعة عيسى
يجيء بعد الصلب نقول ذكرا محراديوت في آخر الانجيل ان عيسى لما جاء بعد
الصلب ما ذكر شيئا من الشريعة وما علمهم شيئا من الاحكام وما لبث عندهم
الا لحظة وما تكلم الا قليلا لانه قال انا المسيح فلا تظنوني ميتا بل
انا ناج عند الله ناظر اليكم واني ما اوحي بعد ذلك اليكم فهذا تمام الكلام في
تقرير هذا المبحث لكونه البرهان الاول يعني في ثبوت نبوة محمد صلى الله
عليه واله وسلم مادر دف ١٣ — ١٥ حقائق الحق

love me, keep my commandment and I will pray to Father and he shall give another comforter that he may abide with you for ever

وترجمته بالعربية ان كنتم تحبوني فحافظوا على كلامي وانا التمس الاب

يرسل اليكم فارقليطا آخر ليمكث معكم الى ابد الابدين

أقول هذا من اعظم الدلائل الدالة على نبوة محمد صلعم وقد اعرض عنه النصارى

اعراضا كليا والفارقليطا عجمية يونانية معناه الشافع والواسطة والمسلي و

والمحمد وهذه المعاني تدل على الممدوح بعضها بالمطابقة وبعضها بالتضمن فان

التحميد مرادف للحمد والثلثة الاخر مما توجب الحمد فهذا هو معنى قوله مبشرا

برسول ياتي من بعدي اسمه احمد والدليل على ذلك وصفه بالمكث الى الابد والدوام

فانه لم يات بعد عيسى عليه السلام احد يتصف بهذه الصفة غيره وفي التنكير دلالة على

ان هذا الفارقليط الذي هو الآن معكم اي المسيح عليه السلام من زمني الى اجيا

الى الابد والذي ياتي بعده ابلغ وان فسره النصارى بروح القدس فقد اخطاوا

لان الروح القدس لم يبق في زماننا هذا غير روح ابليس شيء فيكون جهلا ولهم عون اتباع

امره هو مما فطم عليه والا فان كان الفارقليط عبارة عن الروح القدس الذي نزل على الحواريين يوم

الدار واسافنة النصارى وقسوسهم يستطيعون ان يفعل الخوارق التي فعل المسيح لكن اساقفة النصارى وقسوسهم

لا يستطيعون على ذلك فالفارقليط ليس بعبارة عن الروح المقدس الذي نزل عليهم يوم الدار واما المقدم

فلان الحواريين كانوا يعملون الخوارق التي كان يفعلها المسيح واما التالي فلانه لم ينقل عنهم لا في الغابر

بعضهم بطرابلس الشام وبعضهم بمصر

نسبت رکھتی ہے یعنی یوحنا ۱۴ باب کی آیت جسمین مسیح نے اپنی شاگردوں سے وعدہ کیا تھا
کہ پارقلیتس یعنی تسلی دینی والا تمہارے پاس بھیجونگا اگرچہ لفظ پیری قلیتس ہووے تو اوسکی معنی بہت
ہوتی کہ مشہور اور لفظ احمد یا محمد کے ایک طور پر یہہ معنی ہین انکی نسبت بہت پادری صاحبان کی فرانسیسی
ہماری واسطی بہت ہی حمایۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ سیر تتمین اور ماشناشٹ اور ماسٹک اور
مینی شیون ان سب فرقونکا اعتقاد یہہ تھا کہ ہماری فرقہ کا افسر وہی شخص موعود اور
رسول خدا معہود ہے پس اس سے بھی ثابت ہے کہ ان عیسائیونکی نزدیک فارقلیط آن زمانہ
کی پادریونکی روح القدس نہین ہے حضرت عیسیٰؑ کی ایک زمانہ کی بعد ایک شخص مانی نامی نے
اپنی کو فارقلیط موعود ظاہر کیا تھا اور بہت سی عیسائی اسکو اپنی دعوی مین سچا
سمجھکر اوسکے پیرو ہو گئی تھی لاکن چونکہ وہ بھی درحقیقت کاذب تھا بہت جلدی فنا ہو گیا
اور جو انہین عیسائیونکی طرف سے مردود کیا گیا پس اس سے بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح اور حواریون
روح کی نازل ہونیکے بعد بموجب بشارتجات مسیحؑ کی ایک شخص کے انتظار تھی اور محققین عیسائیونکی
گوشت کی دن کی روح القدس کو فارقلیط ہرگز نہین سمجھتے بلکہ اوسکو ایک شخص خاص مانتی ہین
چنانچہ گادفری ہگنس لکھتے ہین مانی لنس کے طور پر غالباً محمد نے بھی اپنی ایک شخص موعود خیال کیا
بہت سی عجیب غریب معاملی انکی اعتقاد کی تصدیق کرنیمین متفق ہین اوّل یہہ کہ لفظ فارقلیط
کی معنی وہی ہین جو لفظ احمد کے ہین اور اسطرح سی آپنے اپنی تئین زمانہ ہیگی بیچ پیشین گوئی
کیا ہوا القیدنام خیال کیا ہو گا جیسا کہ کیخسرو کو القیدنام اشعیا نے کہا تھا دوم یہہ کہ فتر
ایکشخص کے اون خرابیونکی تصحیح اور ترمیم کی لئے جو دین عیسوی مین ہو گئی تھین اور جب سی دنیا
مین جو انکا آیا گیا تھا بخوبی ظاہر ہے سوم یہہ کہ آپکی کامیابی آپکو اپنی رسالت کی صحت کا ثبوت
معلوم ہوا ہوگا جو اسکی کہنے کا باعث ہوا کہ اگر ایسا ہی ہے تو اس سے ثابت ہوگا کہ مین ایسا ہی ہون جیسا کہ

اتنا ہی کبھی انوسے آشنا نہ تھی یا حضرت مسیح نے بتائید علمی یا قرینہ حالیہ یا مقالیہ سے دریافت
کر لیا تھا کہ یہہ غائبین ہماری خبر عنقریب منکر ہونگی اور اسکو محل شک و تامل ٹھیراوینگی کما لا یخفی علی
المتامل وثانیاً حضرت مسیح دوسرا فارقلیط فرماتی ہین اور پادریونکی نزدیک موافق حکم مسئلہ تثلیث کے
روح القدس و باری تعالے اور حضرت مسیح متحد الماہیت و الحقیقت ہین اور انفکاک انمین باہم مشکل
انفکاک حقیقت واحدہ و ماہیت بسیطہ با عوارض لازم و صفات مستلزمہ کی ہی پس یہہ دوسرا
کیونکر صادق آویگا اور خود حضرت مسیح کا اپنی ہی یہہ خبر دینا صاف معنی وارد اور ثالثاً شائع و مسلم
وکیل و رسول وغیرہ روح القدس پر صادق نہین آسکتا اور سوائی اس مقام متنازعہ کی اور کسی
مقام پر ایسا اطلاق کتب بیبل مین حقیقۃ پایا بہی نہین جاتا من ادعی فعلیہ البیان اور
رسول پر بلا تکلف صادق آسکتا ہی کما لا یخفی ورابعاً حضرت مسیح یوحنا کی ۱۵ باب کی ۲۶ آیت
مین فرماتی ہین وہ تمہین سب کچھہ سکہلاویگی اور سب کچھہ جو مینی تمسی کہا ہی تمہین یاد دلاویگی پس
حواریونکا تعلیمات مسیحیہ کو اتنی جلدی بہول جانا بہی عجیبات ہی اور بشرط تسلیم روح القدس کا لوگونکو
کچھہ یاد دلانا انجیل کے کسی جملہ سی ثابت نہین ہان فارقلیط حقیقی پیغمبر عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ
شرایع موسوی اور تعلیمات عیسوی اور توحید حقیقی جسکو لوگون نے بباعث مرور دہور کے تثلیث مین
مخلوط کر کے بہلا دیا تہا یاد دلایا اور سب دین کے بات لوگونکو سکہلا دیا فوز الکبیر مین لکہا ہی در
انجیل گفتہ شد کہ فارقلیط مدتی در میان شما باشد و تعلیم علم کند و پاک سازد مردمان را و این معنی
غیر آنحضرت پیغامبر ما ظاہر نشد انتہی اور خامساً اسکی شان مین حضرت مسیح فرماتی ہین مین آگی ایسے
تمہین خبر دیتا ہون تا کہ جب ہو جاوے تم ایمان لاؤ یہہ جملہ صاف صاف اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ حضرت
مسیح کسی نبی کی بشارت دیتی ہین نہ کہ روح القدس کے کیونکہ جناب ممدوح کو روح القدس سے مخاطبین
کا منکر ہونا مظنون نہ تہا ہان نبی مبشر کے ایمان لانی مین البتہ لوگونکا اعراض و کفر مظنون تہا لطر

البتہ صحیح ہوگا لیکن ایسا ہی ہوگا کہ جو ارشاد فرمایا والا کا کلام بھی معصوم از تصنیف نبیوں کی تعداد کا محض
بلا فائدہ ہو جاتا ہے کما لا یخفی علی ارباب البصیرۃ ساتواں حضرت مسیح آیت ۲۶ میں فرماتے ہیں کہ وہ میری
گواہی دیگا یعنی روح القدس کے گواہی دینے کی جو انجیل سے ثابت ہے یعنی روز پنتیکوست جو عید ہے
کی گواہی منکرین کے نزدیک بے معنی جاتی تھی کیونکہ منکرین کے پاس اگر روح القدس نے گواہی دی تو یہودیوں
یہودیوں کے پاس گواہی دی جاتی کہ جس سے حضرت مسیح کی عظمت اونکے نزدیک ثابت ہوتی اور وہ
یہود معتقد ہو کر اپنی بے ادبیوں اور گستاخیوں سے نادم و پشیمان ہو کر تائب ہو جاتے کہ حواریوں کے نزدیک اوسکی
شہادت کی ارادہ تو حضرت مسیح کو بقول اونکے پہلے ہی سے رسول اللہ بقول اونکے وہ ابن اللہ مانتے تھے
پس انکے نزدیک ایسی بڑی جلیل القدر شاہد کی ادای شہادت سے کیا فائدہ نکلا کہ گویا اونکا اون
ایسا کام ہی ہاں فارقلیط حقیقی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ حضرت مسیح کی رسالت پر گواہی
دی اور اونکے منکرین کو جو طرح طرح کی گمانیاں و گستاخیاں آپکے ساتھ کرتی تھی اور آپکی والدہ ماجدہ
کی شان میں بھی کچھ کچھ کہکر اپنی عاقبت خراب کرتی تھی اور اونکو کہ جو از راہ جہالت آپکو خدا یا نعوذ
ابن اللہ تصور کرتی تھی اور آپکی زندہ آسمان پر جانے سے انکار کرتی تھی ایسا الزام دیا کہ کسیکو تاب
مخالفت و مجال مباحثت نہ باقی رہی حمایۃ الاسلام ترجمہ گاڈفری ہگنس میں لکھا ہے قرآن میں جا بجا
عیسی کے شہادت رسالت ربانی کے دی ہے اور اونکو مسیح کہا ہے اور یہ فرمایا ہے انما المسیح
عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ اور اونکی پیدایش
کی حالات معجز آمیز انہیں الفاظ میں بیان کی ہیں جن میں عیسائی انجیل نویسوں نے کی ہیں انتہی آٹھواں
حضرت مسیح آیت ۲۷ میں فرماتے ہیں اور تم بھی گواہی دوگے پس انگریزی میں کلمہ آلسو اور عربی اور فارسی میں
ایضا اور اردو میں بھی اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ حواریوں کی شہادت غیر شہادت فارقلیط اور
روح القدس کے شہادت تو بعض شہادت حواریوں کا نہیں ہے کیونکہ روح القدس نے کوئی شہادت مستقلہ علیحدہ نہیں

ہمارے اصلی فارقلیط حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی البتہ بالاستقلال تمجید ادا شہادت
کی کماہی ثامنا حضرت مسیح ۱۶ باب کی ۷ آیت میں فرماتے ہیں میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیے میرا جانا مناسب ہے
کیونکہ اگر میں نجاوں تسلی دینے والی تم پاس نہ آویگی پر اگر میں جاوں تو اوسے تمہارے پاس بھیجدونگا یہ
جملہ صاف اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے روح القدس مراد نہیں کیونکہ اگر وہ ہوتی تو اپنی جانے پر
اوسکی آنے کو جناب مسیح ہرگز معلق نفرماتے کیونکہ روح القدس کے آنیکے لیے آنحضرت کا جانا کچھہ ضرور نہ
تھا کیونکہ روح القدس تو حواریون پر ہر وقت جاری طرف بلا واسطہ اسلیے کے حضرت مسیح کے سامنے جو
آچکی تھے ہان ایک رسول صاحب شریعت مستقلہ کا آنا البتہ مطابق قاعدہ مقررہ رسالت عادۃ
اللہ کی ممتنع ومحال تھا اس کہنے سے ثابت ہوگیا کہ اس سے روح القدس مراد نہیں بلکہ اس فارقلیط
سے ایک رسول اولوالعزم صاحب شریعت مستقلہ مراد ہے اور وہ کوئی نہیں مگر ہمارے رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہی ہین اللھم صل علیہ تاسعا اوسی جگہہ اوسکی شان مین حضرت مسیح فرماتے ہین
یوبخ العالم یعنی وہ سارے جہانکو خطا پر توبیخ کریگا والزام دیگا اور روح القدس کا کسیکو کسی خطا پر الزام
دینا اور توبیخ وسرزنش کرنا ثابت نہین ہان فارقلیط حقیقی پیغمبر عربی نے البتہ خطا کارونکو جیسے
چاہیے ویسی توبیخ وسرزنش کے عاشرا حضرت مسیح فرماتے ہین گناہ سے اسلیے کہ وے مجہپر ایمان لاے یعنے
وہ آنیوالا ساری جہانکو توبیخ والزام دیگا اور ہر خطا پر لوگونکو پکڑیگا گناہ سے اسلیے کہ وے
مجہپر ایمان نہ لاے یہی جملہ صاف اسپر دلالت کرتا ہے کہ وہ آنیوالا مجسم حق وقائم ساری عالم خصوصا
منکرونکے درمیان قائم ہوگا حالانکہ روح القدس کو کسینے مجسم بطور پیغمبر کے معلم یا قاضی وحاکم نہین جانا
ہان حواریون نے البتہ بصورت شعلہای آتشین یا باد مخالف ایک چیز دیکھی جسکو وہ اپنی تجویز
وخیال کے موافق روح القدس نام دیدی الحادی عشر ۱۶ باب کے ۱۲ آیت مین حضرت مسیح
فرماتے ہین اب تک بہتسی باتین ہین کہ مین تمسے کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے ہو

صاف ظاہر ہی کہ فقط مشرکون پر ایسا تخصیص ہے کہ جسکی شریعت بیچ بہت سے مسائل ایسی ہین کہ اون پر بعینہ
الاعتقاد ہونی نہایت شاق و گران گذرینگا نہ کہ روح القدس احسب زعم پادریون کی بجز عقیدہ
تثلیث وغیرہ کی اونہی اور کچھ بتعلیم نہین کیا اور انبیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شریعت مطہرہ
مین البتہ یہہ سب باتین موجود ہین دیکھو سورۂ شوری مین لکھا ہی کبر علی المشرکین ما تدعوھم الیہ اور سورۂ
بقرہ مین لکھا ہی و انہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین اور سورۂ احزاب مین ہے انا عرضنا الامانة
علی السموت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان
آسمان بار امانت نتوانست کشید ✤ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ✤ الثانی عشر حضرت مسیح آیت ۱۳ مین فرماتے ہین
وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا لیکن جو کچھ وہ سنیگی سو کہینگے لیس دیکھو کہ روح القدس حسب زعم عیسائیون کی کسی کے پیغمبر نہین کہتے
بلکہ بالاستقلال بطور خدا کی کہتی ہی ہان ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم البتہ جو کچھ وحی سی سنتے
ہین ساری خلق سے فرماتی ہین جیسا کہ قرآن مین لکھا ہی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا
وحی یوحی اور ان اتبع الا ما یوحی الی اور ما یکون لی ان ابدله من تلقاء نفسی ان
اتبع الا ما یوحی الی ✤ الثالث عشر حضرت مسیح آیت ۱۵ مین فرماتے ہین جو کچھ باپ کا
ہی میرا ہے اسلئے مین نے کہا کہ جو کچھ میرا ہے وہ اوسی لیکے تمکو خبر دیگی دیکھو پادریونکی نزدیک جبکہ روح
القدس عین خدا ہی اوسکی لئی کمال منتظر ہونا باطل ہے اور یہہ مخبر متوقع الکمال و منتظر الحصول
من اللہ تعالی کہ باپ جس سے کچھ پاویگا ہوگا لیس ہیچ کوئی نہین مگر ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ہی ہین کما لا یخفی علی المتامل المنصف ✤ الرابع عشر فارقلیط کی حال مین حضرت
مسیح یہہ فرماتی ہین کہ جنہیں ایمان نہ لائی پر لوگونکو الزام دیگا اس سے ثابت ہے کہ وہ حضرت مسیح کی
منکرون مثل یہود وغیرہ کی پاس ظاہر ہوگا جیسی بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کا ظہور ہوا
بخلاف پادریونکی روح القدس کی کہ فقط ایک گوشہ مین چند حواریون پر نازل ہوا اور تنہا ہی

آتشین اور آندہی بونڈر کے مانند ظاہر ہوئی پس اوس سے لوگ تسلی کیا پای ہونگی بلکہ اور
گھبرا گئی ہونگی حمایۃ الاسلام مین لکہا ہی مسلمان اس سی بڑہکر یہہ کہینگے کہ اگر خود عیسائیون کے
دلیل پیش کیجای تب بہی مطلب ثابت نہین کہ وعدہ تو ایک تسلی دہندہ کا تہا پہر یہہ کہنا کہ موعود یا بیدہ
زبان آتشین کا وہی شخص موعود ہی محض فضول ہے اور درحقیقت محمد ہے اوس شخص کے مصدق
ہین اور آپکی سوا اور کوئی ایسا نہین ہوا اور وہ یہہ بہی کہتے ہین کہ حواریون کے قوانین اور خود
عیسائیون کے کتاب سے کسیطرح پر پایا نہین جاتا کہ روح القدس کا حواریون مین آجانا تسلی دہندہ موعود
کا آنا ہوا اور صرف زبانی ایسے دعوی کی تصدیق نہین ہو سکتی انتہے الخامس عشر فارقلیط
کی شانمین حضرت مسیح فرماتی ہین اور تمہین آیندہ کے خبر دیگا پس روح القدس نے تو کوئی خبر
دی ہان پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے البتہ بہت سی پیشگوئیان فرمائی ہین جو ابتک یکی
بعد دیگرے ہوتی جاتے ہین اور سب لوگ دیکہتی جاتے ہین۔ السادس عشر فارقلیط کی شانمین حضرت عیسے
یہہ بہی فرماتی ہین وہ میری بزرگی کریگا تو جیسی بزرگی جناب مسیح کی بانی اسلام و مسلمانون نے کی وہ کسی
عشر عشیر بہی روح القدس سی منقول نہین کما لا یخفی و بیانہ قد مر فتذکر السابع عشر
اوسکی شانمین حضرت مسیح نی یہہ بہی فرمایا کہ وہ میرے خبر دینی لیگی یعنی جو میرا منصب ہے وہ پاویگا
تو یہہ بات بلا شک پیغمبر اسلام سے ہین مطابقہ پائی گئے کہ جیسی حضرت عیسیؑ نبی تھے ویسہی
آپکو بہی منصب رسالت عطا ہو بخلاف روح القدس کے یہانپر اگر کوئی صاحب
یہہ کہین کہ یہہ تشبیہہ ٹہیک نہین کیونکہ عیسیؑ تو بن باپ کے پیدا ہوئی تہے یا اگر تو کوئی یہہ
کہی کہ حضرت عیسیؑ کے رسالت تو فقط بنی اسرائیل ہے پر مقتصر تہے تو کیا مسلمان لوگ اوسے
اپنی نبی کے لئی ایسا پسند کر سکتی ہین یا کوئی کہی کہ حضرت عیسی تو بنی اسرائیل سے تہے اور
بانی اسلام بنی اسمعیل سی یا کوئی کہے کہ اگر ایسا ہوتا تو شریعت محمدیہ بہی ملت عیسوی کی

مستحق ہونا چاہئی تہا اور یہہ خلاف ہے مسلمات کی ہے تو اولاً سمجہو

ہی کہ تشبیہ کی لئی تمامی لزومات مشبہ بہ کا ہونا ضرور نہین ورنہ بل یکفیہ شئی من العلاقۃ

کانی جہہ والاجل شجاع کو شیر کہنا باطل ہوجاویگا وہو باطل وثانیاً کل جگہ مین اکثر

تشبیہ بصفات خاصہ ہوا کرتی ہی اور بشیر کیلئی کوئی درجہ فوق درجہ نبوت یا اوپر

مرتبہ رسالت سی نہین ہے پس تشبیہ خاص اوسی صفت مین ہوگی نہ درسب لوازمین

وثالثاً جناب مسیح نے اسکی بعد یہہ فرماکر (اب جبکہ ہو جاوُنگی مین میری بیٹی ہین

کہا کہ وہ میری بزرگی دینی لیگی) گویا اسنی خود جواب دیدیا کہ یہہ کچہہ ضرور نہین کہ اوسمین ہمارے

سب باتین پائی جاوین بلکہ خداوند تعالی نے جیسی مجہکو نبی بنایا ہے ویسی اوسکو رسول

بناویگا تمت بکن و الضعف الثامن سنہ [illegible]ع مین ایک شخص نے اپنی فارقلیط ہونیکا

دعوی کیا اور ہزاردن عقلمند ولائق عیسائیون نے اوسکی پیروی کی کے جیسا کہ اوپر

گذرا اور القاہ عام مین لکہا ہے سنہ [illegible]ع مین مونٹانس نے پیغمبر کی طرح رسالت کا

دعوی کیا اور ایشیاء کوچک مین دعوت شروع کی اور اوسنی یہہ بہی دعوی کیا کہ مین

فارقلیط ہون روس تواریخ کلیسا صفحہ ۹۰ یہان سی ثابت ہی کہ فارقلیط سی مراد

روح القدس نہین بلکہ قدیم عیسائی فارقلیط سی مراد کوئی انسان سمجہتے تہی تب تو

مونٹانس نے بہی انسان ہوکر یہہ دعوی کیا اور عیسائیون نے بہی اوسی مان لیا چنانچہ اردو

تواریخ کلیسا مطبوعہ سنہ [illegible]ع صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ سنہ [illegible]ع مین دینی فرقہ کہ ایشیاء

کوچک کی دوسری صوبون مین انکو فارقلیط قرار دیا جسکی ظہور کا انتظار زمین پر

مسیح کے دوسری بار آنی سے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کیلئی بہتیری پیدا کرتے

تہی بشیر بہتیری اونکا لکو تکین اوسکی پیرو ہوگئے جس الہام الہی ربانی کا تکملہ حقیقت فارقلیط یعنی

حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام پر قرآن نازل ہونی سی ہوگیا کہ اب الہام منقطع
ہی افسوس کہ نصارے اوس بانی فارقلیط کے پیرو ہوگئے اور دیندار بنے اوس ہو کہی ہین)
آگئی مگر حقیقی اور سچی فارقلیط سی اب تک اونکی سرکشی باقی ہے اور نہایت غور کے
لائق یہہ بات ہی کہ بعد ظہور اوس سچے اور حقیقی فارقلیط کی جسکا ذکر یوحنا باب ۱۶
مین اسطرح ہے کہ فَيُعْطِيكُمْ فَارَقْلِيطَ آخَرَ ترجمہ عربی ۱۸۱۶ء و ۱۸۵۵ء اور قرآن مجید
مین ہے یَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ پھر اور کسینے فارقلیط ہونیکا دعوی نہین کیا انتہے
یہان پر اور یون کچھ چند اعتراض ہین اہلی مناسب معلوم ہوا کہ اونکو لکہا اوسکا جواب
بہی لکہا جاوی تاکہ ہر طرح سے یہہ امر متحقق ہوجاوے کہ فارقلیط پیغمبر اسلام محمد علیہ الصلوۃ والسلام
ہی کا نام نامی و اسم سامی ہے چنانچہ اوسکے کچھ اور معنی ہین اول یہہ ہے فارقلیط کے
تفسیر روح القدس کے ساتھہ وارد ہوئی ہے پس اوس سے محمد صاحب کو مراد لینا کیونکر درست ہوگا
تو ہم کہتے ہین کہ یہہ تفسیر کئی وجہہ سی جعلی و الحاقی ہے اولا اسوجہہ سی انجیل مین روح
القدس کا ذکر اکثر آیا ہے مگر اور کہین یون مذکور نہین کہ فارقلیط یعنی روح القدس سے
قرینہ سیاق و سباق اسکا مزاحم ہے وثانیا اکثر تراجم عربیہ اور اردو ۱۸۱۶ء
مین جتنی ضمیرین لفظ مبشر یہ کیطرف پہرتے ہین سب مذکر ہین مگر ۱۸۳۹ء وغیرہ حضرات
مترجمین نے سکو مونث بنا ڈالا یہہ بہی ایک نشانی جعل کی ہے ثالثا بعض نسخہ انجیل کے
ایسی بہی دیکہی گئی ہین کہ جسمین لفظ اعنی یا یعنی حرف تفسیر ہی نہین رابعا ترجمہ
عربیہ ۱۸۱۶ء مین یہہ تفسیر یون کی گئی ہے إِذَا جَاءَ رُوحُ الْقُدُسِ الْمُعَزِّي اور
ظاہر ہے کہ تفسیر کسی بعید الخ لغت یا غیر مشہور لفظ کی ہوا کرتی ہے پس روح القدس کہ مشہور
ترین الفاظ و مفاہیم سی ہے پہر اوسکی یہہ معنی تفسیر کرنا چہ معنی دارد اور پہر

تو اوس ہی اگر دین عیسوی کے راستی کا ثبوت ہوگا تو دین محمدی کا بہی ہوگا کسی شخص کا کہ ہین ہو سکتا کہ جب کوئی شخص العام مذکور کا مدعی ہو تو وہ اوسمین ضرور ہوگا کیونکہ بجز شخص مذکور اور کوئی شخص اس امر کے تمیز و تصدیق نہین کر سکتا ہین اسکو غیر ممکن خیال نہین کرتا کہ محمد کو اس العام کے مورد ہونیکا یقین تہا دینداراو رنیک عیسائیونکو روز مرہ اپنی نسبت الیسا یقین رہتا ہے انتہی والثانی نسخہ عربیہ مین کم اور اردو مین تمہین اور انگریزی مین یو ہے اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ آنی والا مخاطبین کے زمانہ ہی مین آیا حالانکہ محمد صاحب اونکی زمانہ کی بہت بعد آئی تو اسکا یہہ جواب ہے کہ یہہ خطاب بعینہ و شخصہ نہین ہے بلکہ بنوعہ و بجنسہ ہے دیکہو متی کی ۲۶ باب کی ۶۴ آیت مین ہے مین تمسے کہتا ہون کہ بعد اسکی تم ابن آدم کو قادر کے دہنی ہاتھ بیٹہی ہوئی آسمان کے بادلونپر آتی ہوئی دیکہو گے فَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا والثالث فارقلیط کے حق مین لکہا ہے دنیا اوسی دیکہتے نہین اور اوسی جانتی نہین حالانکہ محمد صاحب کو لوگ دیکہتی اور جانتی تہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اس سے رویت مرتبہ اور معرفت درجہ مراد ہے نہ کہ رویت بدنی اور معرفت جسمی دیکہو قرآن شریف مین بہی سورہ اعراف مین لکہا ہی يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اور متی کے ۱۳ باب کے ۱۴ آیت مین لکہا ہے دیکہتی ہوئی ہین دیکہتی اور سنتی ہوئی نہین سنتی اور یشعیاہ کی یہہ پیشنگوئی کہ تم سنتی ہوئی سنوگی اور نہ سمجہو گے اور دیکہتی ہوئی دیکہو گے اور دریافت نہ کروگے اونکی حق مین پوری ہوئی اور متی کے ۱۱ باب کے ۲۷ آیت مین ہے کوئی بیٹی کو نہین جانتا مگر باپ اور نہ کوئی باپ کو جانتا ہے مگر بیٹا اور وہ جس پر بیٹا ظاہر کیا چاہے اور یوحنا کے ۷ باب کے ۲۸ آیت مین ہے تب یسوع بڑی عبادتگاہ مین نصیحت کرتے ہوئی یون پکارا کیا تم مجہے پہچانتے ہو اور جانتی ہو کہ مین کہانسی ہون مین آپسے نہین آیا ہون مگر میرا بہیجنی والا سچا ہے جسی تم نہین پہچانتی مین اوسی پہچانتا

مین باپ سے طلب کرونگا وہ تمکو دوسرا فارقلیط دیگا اور جملہ جب ہو تو ایمان لاؤ وغیرہ اسکا
سراسر معارض و مناقض ہے ثالثاً اس سے مراد استقبال ہی دیکھو حزقیال کی باب ۳۹ آیت ۸ کی
مین یاجوج ماجوج کے حال مین نسخہ فارسیہ ۱۸۳۸ مین لکہا ہی اینک رسید و بوقوع پیوست انکار
اعمال کے پہلے باب کے ۴ و ۵ آیت مین ہے اور وہان اکٹہا کرکے یہہ حکم کیا کہ یروشلم
سے باہر نجاؤ بلکہ جو وعدہ کہ باپ نے کیا جسکا ذکر تم مجہسے سن چکے ہو اوسکا انتظار کرو کہ یحیی
نے تو پانی مین غوطہ دلایا پر تم تہوڑی دنونکی بعد روح القدس مین غوطہ دلائے جاؤگے پس اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ فارقلیط سے پہلے نزول روح القدس ہی مراد ہے نہ کہ محمد صاحب تو اسکا جواب
یہہ ہے کہ روح القدس مراد لینا تو بوجوہ عدیدہ باطل ہے کما مر مگر ہو سکتا ہی کہ حضرت
مسیح نے دو وعدہ فرمایا ہو ایک فارقلیط کا اور ایک نزول روح القدس کا چنانچہ صاحب
استفسار لکہتے ہین یعنے کا لفظ اوسکی اوپر غلط ہے چنانچہ بعض نسخون مین نہین تو غالب کہ
وہان حرف عطف کا ہوگا تو مطلب یہہ ٹہرا کہ حضرت عیسیٰ فرماتی ہین کہ فارقلیط آویگا
اور روح القدس یعنی دونون باتین ہونگی چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ روح القدس کا حواریون پر اترنا
اور فارقلیط بہی ظاہر ہوا اور فارقلیط کی ذکر کو روح القدس کی ذکر پر باوجودیکہ وہ اس سے بعد
آیا مقتضای حال مقدم کیا یعنی فارقلیط مین تردد پڑنے والا تہا اسواسطے اوسکو مہتم بالشان
سمجہ کر پہلے ذکر کیا کہ یہی قاعدہ ہی بلاغت کا انتہی اگر کہو کہ ایسا ہوتا تو اسکی ذکر مین یوحنا
منفرد نہوتا بلکہ اور انجیلون مین بہی اسکا ذکر کیا جاتا تو ہم کہتے ہین کہ اسمین کچہ مضائقہ نہین
دیکہو یہودہ کی بیٹی کو زندہ کرنے اور ستر شاگرد ونکی بہیجنے اور دس کوڑہیونکی چنگا کرنیکی ذکر
مین لوقا منفرد ہی کہ سوا اوسکی اور کسی انجیلی نے اوسکا ذکر نہین کیا اور قانائی جلیل مین شراب
بنانی کو فقط یوحنا نی ذکر کیا ہی اور ایسا ہی منفرد ہی اور مرقس نے بہی بعض بعض حالات و واقعات کو بیان

التماس از جانب مؤلف

جب مینی اس رسالہ کو اپنی محنت شاقہ سے تالیف کیا تو یہہ خیال گذرا کہ اسکو کسی ایسی عالیقدر اہل علم کی خدمت مین بطریق ہدیہ گذراننا چاہیے جو اسکا قدر دان ہو تو مجھکو سوای ذات ستودہ صفات امیر کبیر رئیس باتوقیر شمس العلوم قمر الفہوم مجمع فضائل منبع فواضل سراپا خلق عظیم کریم ابن الکریم ابن الکریم جناب مستطاب معلی القاب جناب نواب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ مقیم بنارس کے کوئی نظر نہ آیا اسلئے اونہی جناب عالی قباب کی خدمت بابرکت مین ہدیہ پیش کیا و نذر گذرانا

گر قبول افتد زہی عز و شرف

اللہم اجعلہ مقبولا فی الانام و مطبوعا لدی الخواص و العوام بجاہ نبیک علیہ

الصلوۃ و السلام مدی اللیالی و الایام

قطعہ تاریخ طبع کتاب دفع الاغالیط و تحقیق الفاظ و لیط از

مولوی نصر الحق صاحب

یہہ رسالہ جب بنارس مین چھپا
عالم و عامل رئیس شہر ٹونک
جسکے لطف عام کا شاکر ہوا
جسکے الفت رکھتے ہر دلہا ہو
ہیچ ہے جسکی قلم قاصر ہوا
چھاپہ خانہ مین ظہور اللہ کی
منطبع باصحت وافر ہوا

مدح خوان جسکا ہر اک شاعر ہوا
دوست جسکا ہی ہمیشہ کامیاب
کینہ جسکا رنج ہر خاطر ہوا
کام جسکا ہی سدا تائید حق
کام جسکا نام سے ظاہر ہوا
فکر تھے خستہ کو اسکی سال کے

چھپتے ہے مطبوع ہر خاطر ہوا
شرق تا غرب عالم سر بسر
جسکا دشمن ہر جگہ خاسر ہوا
وصف سے جسکے زبان عاجز ہوے
وہ ہے اسکی طبع کا آمر ہوا
جانفشانی سے امین الدین کے
بولا ہاتف کنہ حق ظاہر ہوا

خاتمہ الطبع